جنگ میں بیانیہ کا محاذ
وزارت اطلاعات ونشریات کا کردار

شبیہہ عباس

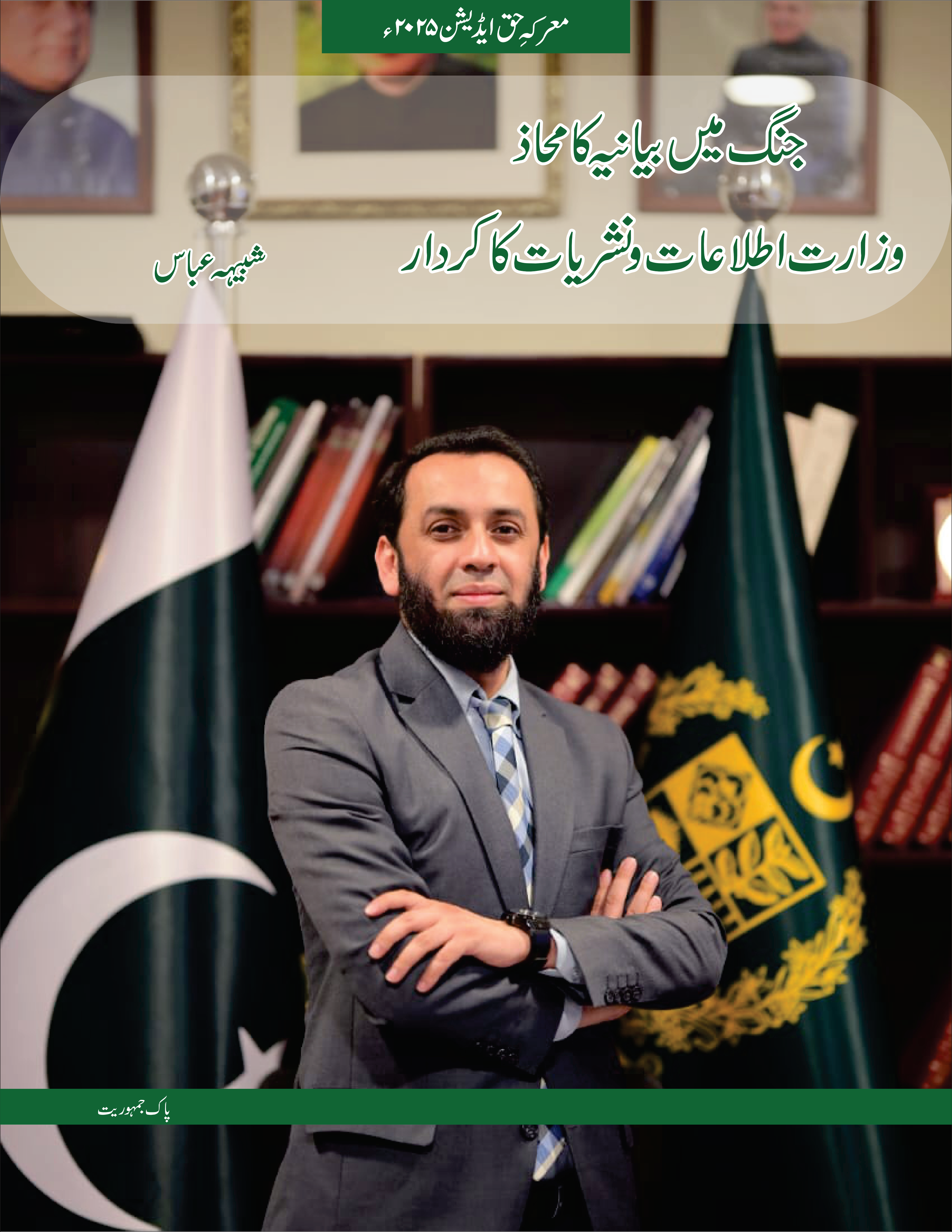

جنگ میں بیانیہ کا محاذ: وزارت اطلاعات ونشریات کا کردار

وزارت اطلاعات ونشریات کے بنیادی فرائض میں شامل سرفہرست عوام الناس کو مصدقہ اطلاعات اور سرکاری نقطہ نظر سے باخبر رکھنا ہے۔ آج کل کے دور میں جہاں خبروں کے بلاتعطل اور ہمہ وقت اور ہمہ سمت فراہمی وزارت اطلاعات کے لیے ہر وقت ایک ایمر جنسی کی کیفیت بنائے رکھتی ہے وہاں حالیہ جنگ کے دنوں میں یہ کام مزید اہمیت اختیار کر گیا۔

روایتی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر جنگی ماحول میں مصدقہ خبروں کی فراہمی بہت حساس اور اہم ہے مگر قدرے آسان معلوم ہوتی ہے اگر اس کو سوشل میڈیا میں عوام اور پھر دشمن ملک کی طرف سے آنے والی فیک نیوز کے تناظر میں دیکھا جائے۔

ملک میں موجود روایتی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا چونکہ ادارہ جاتی نظم ونسق کا پابند ہوتا ہے اور پیشہ ورانہ صحافی حضرات اس میں خبروں کی اشاعت اور تقسیم کے ذمہ دار ہوتے ہیں اسی لیے جنگ یا کسی بھی ملکی ایمرجنسی کے دوران وہ قدرے ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس کے برعکس سوشل میڈیا چونکہ عام شہریوں اور پھر دنیا بھر کے صارفین کی دسترس میں ہوتا ہے اس لیے کچھ عناصر محض غیر ذمہ دارانہ رویے کے باعث اور بعض مخصوص عناصر اپنے مذموم مقاصد کے لیے غیر مصدقہ اطلاعات کو سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر شیئر کرتے ہیں۔

اس تناظر میں وزارت اطلاعات ونشریات کا کام اور بھی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ جو عوام الناس کو حکومتی عہدے داران اور سربراہان

کی سرگرمیوں سے متعلق مصدقہ اطلاعات باہم پہنچا کر ملکی یکجہتی اور یگانگت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

بھارت سے حالیہ جنگ کے دوران جہاں پاکستانی روایتی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بہت ذمہ دارانہ انداز میں اپنا کردار ادا کیا وہیں پاکستانی سوشل میڈیا نے بھی قومی یکجہتی میں اپنا کردار بخوبی انجام دیا۔ یہ پاکستانیوں کی لازوال جذبہ حب الوطنی کی بے مثال تصویر ہے۔

ہندوستان سے جنگی محاز تو ۷ مئی کو کھلا لیکن پاکستان اور بھارت کے درمیان بیانیہ کی جنگ پہلگام واقعے کے فوراً بعد ہی شروع ہوگئی۔ مقبوضہ کشمیر پہلگام میں افسوسناک واقعہ جو ۲۲ اپریل کو ہوا جس میں ۲۶ کے قریب سیاحوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا بھارتی حکومت اوران کے روایتی اور سوشل میڈیا سمیت تمام عناصر کے لیے ایک اشتعال انگیز اور دشمنی پر مبنی بیانیہ کی بنیاد بنا۔ بھارتی حکومت نے اس واقعے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر بغیر تحقیق اور ثبوت کے پاکستان پہ اس کا الزام لگا کر اپنا مشتعل اور شرانگیز بیانیہ ترتیب دیا تا کہ وہ پاکستان کے ساتھ جنگ کا بہانہ تراش سکے۔ بھارتی حکومتی سطح پر یہ نہایت افسوسناک طرزِعمل تھا جس میں پہلگام واقع سے منسلک غلط خبروں اور فوٹو شاپ کی گئی تصاویر اور ویڈیوز کو پھیلایا گیا تا کہ پاکستان کو اس کا موردِ الزام ٹھہرایا جاسکے اور دنیا بھر میں پاکستان سے جنگ کا جواز پیدا کیا جاسکے۔

اس جنگ کے تناظر میں پاکستان کا بیانیہ ضروری تھا جو کہ وزارت اطلاعات ونشریات وزیرِاعظم کی تمام سفارتی سرگرمیوں کی بھرپور انداز میں معاونت کرے تا کہ پاکستانی موقف وزیرِاعظم کی سطح سے دنیا بھر میں موثر انداز میں باہم پہنچایا جاسکے۔ پاکستان نے نہایت ذمہ دارانہ انداز میں الزامات کا جواب دیا وزیرِاعظم پاکستان نے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری اور بالخصوص انڈیا کو یہ دعوت دی کہ پاکستان اس واقعے کی کسی بھی "غیر جانبدارانہ، شفاف اور قابل اعتماد تحقیقات" میں شرکت کے لیے تیار ہے۔ اس تناظر میں وزیرِاعظم کا کاکول پاسنگ آؤٹ پریڈ سے خطاب نہایت اہم تھا جس میں پاکستان کی تحقیقات کی پیشکش کا برملا اظہار کیا گیا اور وزیرِاعظم نے بھارت کو دوٹوک انداز میں یہ باور بھی کروایا کہ پاکستان کے پانی کے بہاؤ میں حق تلفی کسی صورت قبول نہیں کی جائے گی اور ایسی کسی بھی کوشش کا پوری طاقت سے جواب دیا جائے گا۔ ۲۶ اپریل کی وزیرِاعظم کی اس تقریر کو وزارت اطلاعات ونشریات نے عوام الناس اور دنیا بھر میں بھرپور انداز میں پیش کیا تا کہ نہ صرف ہم وطنوں کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ پاکستان کی قیادت اور حفاظت محفوظ اور غیر متزلزل ہاتھوں میں ہے بلکہ دنیا بھر کو یہ پیغام جائے کہ جنوبی ایشیاء کا امن بھارت کے ہاتھوں خطرے میں ہے۔

وزیرِاعظم پاکستان نے بھارت سے پہلگام واقعے کی کشیدگی کے بعد پالیسی بیان دیتے ہوئے بھارت کو متنبہ بھی کیا کہ اگر بھارت نے پہلگام کے حالیہ سانحے پہ قابل بھروسہ یا قابل تصدیق شواہد کے بغیر بے بنیاد الزامات کا طریق ترک نہ کیا اور اپنے دائمی الزام تراشی کے خمار میں پاکستان کا پانی روکا یا کوئی مہم جوئی کی تو پاکستانی عوام اور مسلح افواج ملک کی سالمیت اور خودمختاری کے دفاع کے لیے ہر دم تیار ہے۔

۱۰ مئی کی تاریخ شاہد کہ اس دھرتی کے بہادر سپوتوں نے اپنے ہر محاذ پر اپنے قومی عزائم کا بھرپور دفاع کیا۔ ملکی افواج نے ۷ مئی کو شروع ہونے

والی جنگی مہم جوئی سے لے کر ۱۰ مئی تک ملکی وقار کا بھرپور انداز میں تحفظ کیا اور دنیا بھر میں اپنی دھاک بٹھادی۔

بھارت نے روایتی اور سوشل میڈیا میں جھوٹی خبروں اور بھارتی فوج کی پاکستان میں جعلی کاروائیوں کو انتہائی بدصورت انداز میں پھیلایا۔ اسکے تدارک میں وزارت اطلاعات، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطا تارڑ، وفاقی وزیر خارجہ اور ڈی جی آئی۔ ایس۔ پی۔ آر نے وزارت خارجہ میں بروقت اور متعدد پریس کانفرنسز کر کے ملکی اور غیر ملکی میڈیا کو وقتاً فوقتاً حقیقت سے اگاہ کیا۔

اسی تناظر میں وفاقی وزیر اطلاعات عطا تارڑ نے ملکی اور غیر ملکی صحافیوں کو زمینی حقائق سے روشناس کرانے کے لیے لائن آف کنٹرول کا دورہ بھی کروایا اور متعدد غیر ملکی ٹی وی چینلز پر پروگرامز میں شرکت کی۔

جنگ سے پہلے وفاقی وزیر اطلاعات کا رات دو بجے ہنگامی پیغام, جس میں بھارت کی طرف سے روایتی جنگی عزائم کے پیش نظر حملے کی پیشگی اطلاع بھی ایک تاریخی لمحہ تھا۔ وزیر اطلاعات کے رات کے اس پہر ہنگامی پیغام نے دنیا میں سفارتی سطح پہ ایک قابل قدر ہلچل ضرور پیدا کی جس سے وزیر خارجہ اور وزارت خارجہ کی دنیا بھر میں سفارتی کوششوں کو بھرپور مدد ملی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر اور ستائش ہے کہ وزارت خارجہ میں بھی وزیر خارجہ اور ڈی جی آئی۔ ایس۔ پی۔ آر نے متعدد پریس کانفرنس کر کے دنیا بھر میں میڈیا نمائندگان اور سفارت خانوں کے افسران کو بھارت کی اشتعال انگیز الزام تراشی کے بارے میں آگاہ کیا اور پاکستان کی

طرف سے بھارتی الزام کے متعلق غیر جانبدارانہ شفاف تحقیقات پر رضا مندی کو سفارتی سطح پر رجسٹر کروایا۔

بھارت کے ساتھ بیانیہ کی اس جنگ میں وزارت اطلاعات ونشریات اور وفاقی وزیر عطا تارڑ، وزیراعظم پاکستان کی سرکاری ٹیم کے اہم اور فعال رکن رہے اور وزیراعظم کی سفارتی سرگرمیوں کی دنیا بھر کے میڈیا اور پاکستانی عوام الناس میں پھیلانے کا کام بخوبی سرانجام دیا۔

وزیراعظم پاکستان نے بذات خود ۲۲ اپریل سے لے کر ۱۰ مئی تک اور بالخصوص ۷ مئی سے پہلے بہت اہم بین الاقوامی رابطے کیے اور اہم ممالک کے سفراء سے ملے تاکہ پاکستان کا بیانیہ موثر انداز میں دنیا بھر میں پھیلایا جا سکے۔ اور عالمی رائے عامہ کو اس جانب مبذول کرایا جا سکے کہ پاکستان عالمی قوانین کی پاسداری اور امن کی جانب کھڑا ہے جبکہ انڈیا عالمی گارنٹی میں کیا گیا معائدہ غیر قانونی طور پر معطل کرنے کا اعلان کر چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انڈیا پاکستان کی طرف جارحیت کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔

جہاں وزارت خارجہ نے وزیراعظم کی سفارتی مصروفیات کو ترتیب دیا وہاں وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات بھی بذات خود ان ملاقاتوں اور عالمی لیڈران کی فون کالز کی خبر کی نشرواشاعت کی نگرانی کرتے رہے بلکہ بہت سی میٹنگز میں شریک بھی ہوئے۔

تاریخ کے اعتبار سے وزیراعظم پاکستان کی سرگرمیوں کو ترتیب دیا جائے تو ۲۶ اپریل کو وزیراعظم پاکستان نے ایران کے صدر مسعود پیزشکیان سے ٹیلیفونک گفتگو کرتے ہوئے پہلگام واقعے کے پس منظر میں بھارتی الزام تراشی پر اپنے موقف سے آگاہ کیا اور پاکستان کے اس واقعے میں براہ راست یا بالواسطہ ملوث ہونے کی سختی سے تردید کی۔ ۲۸ اپریل کو وزیراعظم نے مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس کیا اور سندھ طاس معاہدہ معطّلی کے تناظر میں قومی یکجہتی کو مربوط کرتے ہوئے تمام صوبوں کی باہمی رضا مندی کو آبی ذرائع سے متعلق ہر قومی فیصلے میں لازمی قرار دیا تاکہ بھارت کی آبی دہشت گردی کا مل کر مقابلہ کیا جا سکے۔

۲۹ اپریل کو وزیراعظم نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے ٹیلیفونک گفتگو کرتے ہوئے جنوبی ایشیا میں بھارتی غیر ذمہ دارانہ رویے کی پیش نظر امن وامان کو درپیش خطرات سے دوٹوک انداز میں آگاہ کیا۔

وزیراعظم نے پاکستان کی قیام امن کی خاطر کیے جانے والے اقدامات سے آگاہ کرتے ہوئے یہ بھی باور کرایا کہ پاکستان اپنے آبی حقوق کی پاسداری اور کشمیریوں کی اقوام متحدہ کے تسلیم شدہ حق خودارادیت پر مکمل پرعزم ہے۔

۳۰ اپریل کو وزیراعظم نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو سے رابطہ کیا اور امریکہ کو پاکستان کے نقطہ نظر اور بھارتی مشتعل الزام تراشیوں سے آگاہ کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے شفاف تحقیقات پر آمادگی کو بھی باور کروایا۔

یکم مئی کو وزیراعظم نے امیر قطر سے ٹیلیفونک گفتگو کی اور قطر کی پاکستان کے لیے یکجہتی کے پیغام پر ان کا شکریہ ادا کیا اور خطے کے امن کو ہندوستان کی طرف سے لاحق خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ مزید براں وزیراعظم نے بھارت کی آبی جارحیت سے بھی امیر قطر کو آگاہ کیا۔

۲ مئی کو سعودی سفیر سے وزیراعظم نے وزیراعظم افس اسلام آباد میں ملاقات کی اور سعودی قیادت اور عوام کا پاکستان سے اظہار یکجہتی کا شکریہ ادا کیا۔ علاوہ ازیں وزیراعظم نے دیگر برادر اسلامی ممالک متحدہ عرب امارات، ایرانی، کویتی سفراء سے بھی ملاقات کی اور پاکستان کے نقطہ نظر سے آگاہ کرتے ہوئے برادر اسلامی ممالک کی حمایت پر اظہار تشکر کیا۔

۷ مئی کو بھارت کے حملے سے پہلے وزیراعظم نے برطانوی ہائی کمشنر سے بھی ملاقات کی اور خطے کے نازک امن وامان کی صورتحال پر پاکستانی موقف دوٹوک انداز میں واضح کیا۔ اسی دن وزیراعظم نے قطری وزیراعظم سے ٹیلیفونک رابطہ کیا اور واضح کیا کہ جہاں پاکستان خطے میں امن کا خواہاں ہے وہیں پاکستان اپنی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا بھرپور دفاع کرنے کے لیے بھی پرعزم ہے۔ اس کے علاوہ وزیراعظم نے ترکیہ کے صدر طیب اردوان سے بھی رابطہ کیا اور بھارت کی بلا اشتعال جارحیت اور ممکنہ حملہ پر اعتماد میں لیا اور ترکیہ کی غیر متزلزل حمایت کا شکریہ ادا کیا۔ ۷ مئی کے ہی دن وزیراعظم نے بھارتی حملے سے پہلے قومی اسمبلی سے خطاب کیا اور اپوزیشن سمیت تمام سیاسی جماعتوں کو ملکی سیکیورٹی کی درپیش صورتحال سے اگاہ کیا اور قومی یکجہتی پر زور دیا۔

سفارتی سطح پر رابطے ۷ مئی سے لے کر ۱۰ مئی تک انتہائی زور وشور سے جاری رہے اور وزیر اطلاعات نے جنگ کے دوران اپنی ٹیم کے ساتھ میڈیا سینٹر میں قومی اور بین الاقوامی میڈیا سے مسلسل اور موثر رابطہ رکھا۔ انہوں نے بی بی سی ,BBC ٹی ار ٹی ,TRT کا ئی نیوز پر جنگی

ماحول میں پاکستانی موقف کو بھرپور انداز میں پیش کیا اور بھارتی ناپاک عزائم کو دنیا بھر کے نمائندہ میڈیا ہاؤسز پر واضح انداز میں بے نقاب کیا۔

۷ مئی اور ۱۰ مئی کے دوران ڈی جی آئی۔ ایس۔ پی۔ آر نے پاک فضائیہ اور پاک بحریہ کے ترجمانوں کے ساتھ بھرپور انداز میں دوبار پریس کانفرنس کی تا کہ پاکستانیوں کو جنگی محاذ پر ہونے والی مصدقہ اطلاعات سے آگاہ کیا جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ بھارت کی طرف سے پھیلائے جانے والی جعلی حملوں کی خبروں کو بھی موثر انداز میں کاؤنٹر کیا جا سکے۔ پاکستان کی طرف سے پاک افواج کے ترجمانوں کی پریس کانفرنس جنگی محاذ کی آپریشنل تفصیلات سے بھرپور تھی اگر اس کو بھارتی ترجمانوں کی پریس کانفرنس سے تقابل میں دیکھا جائے تو کہا جاتا ہے دونوں ممالک کے ملٹری ترجمانوں کی تصاویر ہی اس بات کا ثبوت دے رہی ہیں کہ پاکستان کو اس جنگ میں بھارت کے خلاف فتح مبین نصیب ہوئی جبکہ بھارتی عسکری ترجمان مایوسی اور شکست کی اثرات سے شرمسار نظر آئے۔

۱۰ مئی کو جب پاکستان کی بہادر افواج نے دشمن کے بزدلانہ حملوں کا بھرپور جواب دیا اور دنیا میں اپنی پیشہ ورانہ تربیت اور ملکی خودمختاری کی دھاک بٹھا دی تو وزیراعظم نے قوم سے خطاب کیا اور قوم کو تاریخی فتح مبین پر مبارکباد دی۔ وزیراعظم نے پاک فضائیہ کے شاہینوں کو عسکری تاریخ میں رافیل طیارے گرا کر سنہری باب رقم کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بری اور بحری فوج کی جرات مندانہ دفاع کی بھی بے حد تحسین کی۔ وزیراعظم نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ پاکستان خطے میں پائیدار امن کا خواہاں ہے اب یہ بات دنیا بھر میں واضح ہو گئی کہ پاکستان اپنی خودمختاری پر کسی بھی قسم کی آنچ نہیں آنے دے گا۔ جنگ کے بعد بھی وزیراعظم کی سفارتی سرگرمیاں جاری رہیں اور وزیر اطلاعات و نشریات ان کی ٹیم کے فعال رکن کی حیثیت سے ان کے ہمراہ رہے۔ وزیراعظم پاکستان نے کامرہ ایئر بیس کا دورہ کیا اور پاک فضائیہ کے شاہینوں کو دشمن کا غرور چند گھنٹوں میں خاک میں ملانے پر خراج تحسین پیش کیا۔ وزیراعظم نے بری اور بحری فوج کے بہادر سپوتوں سے بھی جا کر ملاقات کی اور پوری قوم کی طرف سے ان کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو سلام پیش کیا۔ ۱۶ مئی کو سرکاری سطح پر یوم تشکر کی تقریب منعقد ہوئی اور وزیراعظم نے برملا کہا کہ پاکستان نے دشمن کے منہ پر ایسا تھپڑ رسید کیا ہے کہ جو وہ کبھی نہیں بھول سکے گا۔ تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان کے بہادر سپوتوں نے نہ صرف ملکی دفاع کیا بلکہ عالمی جنگی تاریخ میں بھی ایسے نقوش چھوڑے ہیں جو دیر تک دنیا بھر کو پاکستان کی فضائیہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے اعتراف پر مجبور کرتے رہیں گے۔ وزارت اطلاعات و نشریات نے وزیر اطلاعات عطا تارڑ کی سربراہی میں ہمہ وقت وزیراعظم کی سفارتی سطح پر انتہائی فعال سرگرمیوں کو سرکاری بیانیہ میں تبدیل کیا اور وزیراعظم کی تقاریر، ملاقاتوں اور بین الاقوامی رابطوں کو عوام الناس اور دنیا بھر میں موثر طور پر اجاگر کیا۔